© rasailojaraid.com

خون' برادری اور قبائلی تعصب کو بنیاد سے اکھاڑ پھینکا جائے۔ اگر ہمارے ہاں ابھی تک ہندوانہ تصورات پائے جاتے ہیں اور ارائیں یا کسی بھی ذات کے افراد یہ سمجھتے ہیں کہ شادیاں صرف ان کی ذات برادری میں ہی ہوں تو یہ اسلام کی تعلیمات کی کھلی خلاف ورزی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں برادری اور ذات کی بندگی سے نجات دے اور صرف اپنی بندگی کی توفیق دے۔ اپنی ذات سے باہر شادی کرنا نہ گناہ ہے نہ بدعت' اور نہ شریعت کی مخالفت بلکہ دین و شریعت کی روح سے مطابقت رکھتا ہے۔ (ڈاکٹر انیس احمد)

خاوند کا ناروا سلوک

س : میں ایک دینی گھرانے سے تعلق رکھتی ہوں اور دینی علوم کی تعلیم بھی حاصل کر چکی ہوں۔ میری تین بیٹیاں اور ایک بیٹا ہے۔ سب شادی شدہ ہیں البتہ سب سے چھوٹی بیٹی کے بارے میں ہمیں بہت سے مسائل کا سامنا ہے' جب کہ ہم نے تحریکی بنیادوں پر شادی کی۔

میری بیٹی نے مدینۃ الحکمت سے بی ایڈ اور کراچی یونی ورسٹی سے ایم ایس سی اکنامکس کی پوری تعلیم باپردہ حاصل کی لیکن شادی کے بعد بیٹی کو جو ہمارے گھر سے چند گلیوں کے فاصلے پر رہتی ہے' تنہا آنے کی اجازت نہیں۔ اگر اپنے ساتھ کہیں لے جانا چاہوں تو اس کی اجازت نہیں اس لیے کہ خاوند سے پوچھا نہیں۔ وہ میرے ساتھ بازار جا کر اپنی مرضی سے کچھ خرید نہیں سکتی۔

اس پر بھی اعتراض ہوتا ہے کہ میرے داماد نے میری بیٹی سے بات کیوں کی' جب کہ وہ اس کی ماموں زاد بہن ہے۔ اگر ۱۶ سال چھوٹی بہن کے سر پر شفقت سے ہاتھ رکھا جائے تو اس پر بھی اعتراض ہے؟ کیا قریبی رشتے داروں کا کوئی حق نہیں؟

حق مہر کے بارے میں کہا گیا کہ چونکہ پہلی بہوؤں کا حق مہر ۵ ہزار روپے مقرر ہوا تھا' اس کا بھی یہی ہوگا۔ کیا یہ اسلامی رویہ ہے؟ اسلام نے عورت کی عزت نفس کا خیال کیا ہے اور بنیادی حقوق مقرر کیے ہیں۔ کیا اس ہندووانہ رسموں کے مارے ہوئے معاشرے میں کوئی ماں اپنی بیٹی کو حقوق کے حصول کے لیے عدالت جانے کا مشورہ دے سکتی ہے؟ اگر اتنی پرانی روایات کو سینے سے لگائے رکھنا تھا تو اُسے اعلیٰ تعلیم یافتہ لڑکی سے شادی کرنے پر کیوں اصرار تھا؟ رہنمائی فرمایئے۔

ج : آپ کی چھوٹی بیٹی کو اپنے سسرال میں جو صورت حال پیش آ رہی ہے وہ ہمارے معاشرے میں دین کی تعلیمات کو صحیح طور پر نہ سمجھنے کی ایک واضح مثال ہے۔ فہم دین کا سب سے زیادہ مستند ذریعہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی بھیجی ہوئی کتاب قرآن کریم اور اس کے بھیجے ہوئے آخری رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہے۔ چونکہ ہمارے ہاں قرآن کریم اور سنت رسولؐ کو براہ راست مطالعہ کرنے کا رواج بہت کم ہے' اس لیے بہت سی ایسی باتیں جن کی بنیاد قرآن و سنت پر نہیں ہے' رواج پا گئی ہیں۔ ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ شادی کے بعد لڑکی کے والدین یا بہن بھائی سے اس کا رشتہ کمزور ہو جاتا ہے۔ قرآن کریم نے اس طرزِ عمل کو "قطع رحمی" سے تعبیر کیا ہے جو "صلہ رحمی" کی ضد ہے۔

ہم اپنے معاملات کے حوالے سے اکثر یہ بات بھول جاتے ہیں کہ اسلام بنیادی طور پر اخلاق' معروف' بر' رضاے الٰہی اور خوفِ الٰہی کا نام ہے اور قانون محض اخلاقی اصولوں کی پیروی کرتا ہے۔ چنانچہ اخلاق کا مطالبہ یہ ہے کہ ایک شخص اپنی بیوی کے والدین اور بھائی بہنوں کے ساتھ اپنے والدین اور بھائی بہن کی طرح عزت و احترام و محبت سے پیش آئے۔ صلبی و نسبی رشتوں کے احترام میں کوئی فرق اسلام تسلیم نہیں کرتا۔ دین نے جو حدود شرم و حیا اور حجاب کی مقرر کر دی ہیں ان میں غلو کرنا دین کی روح کے منافی ہے۔ جہاں تک مہر کا تعلق ہے یہ ایک لڑکی کا حق ہے اور نکاح سے قبل دو خاندانوں کے باہمی اتفاق سے طے پانا چاہیے۔ اسلام نے مہر کی رقم پر کوئی پابندی نہیں رکھی ہے۔ یہ کم سے کم بھی ہو سکتا ہے اور زیادہ سے زیادہ بھی۔ لیکن دونوں شکلوں میں اس کا مقصد وہ تحفہ ہے جو دلہن کو خلوص نیت کے ساتھ استقبال کرتے وقت عملاً دیا جائے اور محض لوگوں کو دکھانے کے لیے بطور ایک اعلان نہ ہو۔ نکاح سے قبل دونوں خاندان جس رقم پر بھی چاہیں اتفاق کر لیں' اس پر بعد میں غور کرنا مناسب نہیں۔

سالی اور دیور دونوں کے حوالے سے احادیث سے جو ہدایت ہمیں ملتی ہے اس میں جسمانی تعلق (body contact) کو ممنوع قرار دیا گیا ہے' جب کہ ہمارے ہاں بہت سے خاندانوں میں اسے ایک طرح کی بے تکلفی سمجھا جاتا ہے جو شرعاً درست نہیں ہے۔ اگر دو تین گلی کے فاصلے پر لڑکی کی والدہ کا گھر ہو اور اس علاقے میں کسی فساد کا خطرہ نہ ہو تو ایک فرد کو اپنی بیوی کے ماں کے ہاں جانے پر کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہیے۔ سفر میں تنہا جانے میں جو خدشات ہو سکتے ہیں وہ پُرامن حالات میں ایک محلے کے اندر جانے میں بنیاد نہیں بن سکتے۔ لیکن ان تمام معاملات میں مسئلے کا حل قانونی حقوق کے مطالبات سے نہیں ہو سکتا۔ قرآن و حدیث سے تعلق اور تعلیم و تبادلۂ خیالات کے ذریعے ہی اس کی اصلاح کی جا سکتی ہے۔ (ا-ا)

طلاق مکرہ کا مسئلہ

محترم جناب ڈاکٹر انیس احمد نے جو جواب دیا ہے (ستمبر ۲۰۰۱ء) اس کا سوال کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ سوال میں کہا گیا ہے کہ "لڑکے نے لڑکی کے گھر والوں اور اپنے وارثوں کی موجودگی میں یہ کہہ کر

© rasailojaraid.com